بحیرہ روم کے براعظمی طاقچے (Continental Shelf) میں بحری حدود کے تعیّن سے متعلق ترکی اور لیبیا کا معاہدہ

تحریر: استاد احمد المہذب

(ترجمہ)

مختلف اور متعدد ذرائع ابلاغ نے طبرق کی مجلسِ نمائندگان کی جانب سے بحری معاہدے پر دستخط کرنے کے ردِعمل پر روشنی ڈالی ہے، جو جنوبی ترکی اور شمال مشرقی لیبیا کے درمیان بحیرہ روم کے پانی کی تقسیم اور سمندر کے نیچے موجود معدنیات، پٹرولیم اور گیس کے استخراج سے متعلق ہے۔ یہ دستخط براعظمی طاقچے (Continental Shelf) سے متعلق معاہدے کی قانونی حیثیت کو سات سال تک تسلیم نہ کرنے اور طرابلس کی سابقہ حکومت کے اقدامات کو اس بنیاد پر تسلیم نہ کرنے کے بعد سامنے آئے ہیں کہ اس کو ایسا کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔

شروعات میں، ان واقعات اور حالات کا ذکر کرنا ضروری ہے جن کے تحت 2019ء میں ترکی اور لیبیا (سراج حکومت) کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا تھا، جب اس وقت حفتر کی افواج نے طرابلس اور ملک کے مغرب میں واقع دیگر شہروں پر ہوائی جہازوں اور توپ خانے سے بمباری کی تھی اور یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ حفتر کی افواج کے لیے دارالحکومت طرابلس میں داخل ہونا مشکل ہے۔ اس وقت سراج مقامی طاقتوں کی شہ پر ترکی گئے اور وہاں ایک سیکیورٹی معاہدے پر دستخط کیے جس کے تحت ترکی نے مقامی فورسز کو حرارتی کورنیٹ (Cornet) میزائل، کیمروں اور بموں سے لیس ڈرون طیارے اور فضائی دفاعی نظام فراہم کیے۔ اس کے علاوہ ملیشیاؤں کے کچھ نوجوانوں کو ان ہتھیاروں کی تربیت بھی دی گئی جو انہیں محدود مقدار میں اور امریکہ کی اجازت کی حد تک فراہم کیے گئے تھے، کیونکہ ترکی کی مداخلت امریکی اجازت سے ہوئی تھی۔

تب ترکی نے سراج حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ترکی اور لیبیا کے درمیان بحری حدود کی تعیین کا لیبیائی-ترکی معاہدہ سائن کرے، چنانچہ ترکی کی حکومت اور پارلیمنٹ نے تو اس پر دستخط کر دیے، لیکن طبرق کی پارلیمنٹ نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ اس وقت حفتر اور اس کے پیچھے کھڑے مصر کے زیرِ اثر تھی۔

جہاں تک اب کا تعلق ہے، بولس منصوبے (Boulos Project) کے مطابق صدارتی کونسل کی سربراہی کے لیے صدام بن حفتر کی صورت میں مغربی لیبیا کی بعض مقامی فورسز کو لالچ دیے جانے کے بعد، ابنِ حفتر نے جو قیمت ادا کی اس میں طبرق پارلیمنٹ کی صدارت سے عقیلہ صالح کی برطرفی بھی شامل تھی، جو مصری انٹیلی جنس سے گہرے تعلقات رکھتا تھا۔ واضح رہے کہ مصری انٹیلی جنس حمیدتی کو اس اسلحے اور رسد کی فراہمی میں عقیلہ صالح کے کردار پر سخت غصے کی حالت میں تھی۔ چنانچہ المنصوری کے قتل میں اپنے کردار اور الزاویہ آئل ریفائنری کے ٹینکوں کو آگ لگانے کے واقعے میں بے نقاب ہونے والے اپنے کردار پر پردہ ڈالنے کے لیے اس نے طبرق پارلیمنٹ کو لیبیا اور ترکی کے درمیان بحری حدود کی تعیین کے معاہدے پر دستخط کرنے پر مجبور کیا، جس پر طرابلس حکومت اور ترکی نے 27 نومبر 2019ء کو دستخط کیے تھے اور اسے اقوامِ متحدہ میں جمع کرایا تھا۔

اس معاہدے میں درج ذیل نکات شامل تھے:

1- اس معاہدے کا مقصد بین الاقوامی قانونِ سمندر کے اصولوں کے مطابق ترکی کے جنوبی ساحلوں اور لیبیا کے شمال مشرقی ساحلوں کے درمیان خالص اقتصادی علاقے (Exclusive Economic Zone) میں براعظمی طاقچے (Continental Shelf) کی حدود کا تعیّن کرنا ہے (سامنے والے بالمقابل ساحلوں کی منصفانہ مطابقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے)۔

2- یادداشت کے بنیادی نکات:

• **پہلا آرٹیکل: بحری حدود کا تعیّن؛** بحیرہ روم میں ترکی کے جنوبی ساحلوں اور لیبیا کے شمالی ساحلوں کے درمیان براعظمی طاقچے اور خالص اقتصادی علاقے کی حدود زون (A) سے شروع ہوتی ہیں اور زون (B) پر ختم ہوتی ہیں، جن کی نشاندہی ان جغرافیائی سیدھی لکیروں سے کی گئی ہے جو درج ذیل احداثیات (Coordinates) کو ملاتی ہیں:

- زون (A): خطِ عرض ("13.7 '16 °34 N)، خطِ طول ("21.1 '19 °26 E)
- زون (B): خطِ عرض ("07.9 '09 °34 N)، خطِ طول ("06.9 '03 °26 E)

- نوٹ: اس سیکٹر کے ساتھ ساتھ باقی تمام ذیلی نقاط کا اظہار اس یادداشت کے ساتھ منسلک احداثیات کے نقشے کے مطابق کیا گیا ہے۔

• **دوسرا آرٹیکل: نقشے اور احداثیات (Coordinates)؛** آرٹیکل ون میں اشارہ کردہ بحری حدود کی نشاندہی مفاہمت کی یادداشت کے ساتھ منسلک نقشے پر کی جائے گی، اور یہ نقشہ اور جغرافیائی احداثیات اس معاہدے کا لاینفک (ناقابلِ تنصیف) حصہ شمار ہوں گے۔

• **تیسرا آرٹیکل: بین الاقوامی رجسٹریشن؛** دونوں فریق اقوامِ متحدہ کے منشور کے آرٹیکل 102 کے مطابق اقوامِ متحدہ کے جنرل سیکریٹریٹ کے پاس اس یادداشت کو رجسٹر کرانے پر اتفاق کرتے ہیں۔

• **چوتھا آرٹیکل: تنازعات کا تصفیہ؛** اس یادداشت کی تشریح یا اطلاق کے سلسلے میں دونوں فریقوں کے درمیان پیدا ہونے والے کسی بھی تنازع کو سفارتی طریقوں، راست فہم و تفہیم اور دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے گا۔

• **پانچواں آرٹیکل: نظرِ ثانی اور ترمیم؛** اس یادداشت میں سفارتی ذرائع کے ذریعے دونوں فریقوں کی تحریری موافقت سے کسی بھی وقت ترمیم اور نظرِ ثانی کی جا سکتی ہے۔

• **چھٹا آرٹیکل: نافذ العمل ہونا؛** یہ یادداشت دونوں ممالک کی جانب سے توثیق شدہ اندرونی قانونی کارروائیوں کی تکمیل پر مشتمل آخری تحریری اطلاع کی تاریخ سے نافذ العمل ہوگی۔

3- معاہدے سے پیدا ہونے والے حقوق اور ذمہ داریاں:

• **تفتیش و دریافت :** یہ معاہدہ لیبیا اور ترکی دونوں کو طے شدہ علاقوں میں قدرتی دولت (ثروات) یعنی تیل، گیس، ماہی گیری اور معدنیات کی تفتیش اور استحصال کے حاکمیت (السیادۃ) کے حقوق عطا کرتا ہے۔

• معاہدہ اس بات کی نصوص فراہم کرتا ہے کہ دستخط کنندہ دونوں فریقوں کے درمیان پیشگی اطلاع اور ہم آہنگی کے بغیر بحیرہ روم کے ان حدود میں واقع کسی تیسرے ملک کے ساتھ بحری حدود کے تعیّن کے مذاکرات کا آغاز کرنا کسی بھی فریق کے لیے جائز نہیں ہے۔

4- **قانونی موقف اور مقامی پیش رفت:** ترکی کی وزارتِ خارجہ اور لیبیائی حکام نے 2020ء میں اقوامِ متحدہ کے پاس معاہدہ جمع کرایا اور اسے باقاعدہ رجسٹر کروایا۔

یہ یادداشت حقیقت میں یہودیوں کو اس بات کی جرات دیتی ہے کہ ان کے یہودی وجود کو فلسطین سے متعلق براعظمی طاقچے (Continental Shelf) میں حصہ مل جائے، اسی طرح یہ ان کے لیے فلسطین کے براعظمی طاقچے کی حفاظت کے بہانے لبنان اور مصر سے ٹکرانے کا سبب بنتی رہے گی جب تک کہ اس علاقے کے مسلمان آپس میں اختلاف و انتشار کا شکار رہیں، ایک دوسرے سے لڑتے رہیں، ان کو کوئی ایک جھنڈے تلے جمع نہ کرے اور ان پر کوئی ایک حاکم حکومت نہ کر رہا ہو۔ اس دور کے برعکس جب 50 ہجری سے ہی بحیرہ روم ایک اسلامی جھیل تھا جس میں اللہ کے دشمنوں میں سے کوئی بھی مسلمانوں کی اجازت کے بغیر سفر نہیں کر سکتا تھا۔ وہ جنگ جو 1803ء میں عثمانی گورنر (والی) یوسف پاشا القرہ مانلی اور امریکہ کے درمیان ہوئی تھی، جس کے نتیجے میں طرابلس میں بڑا بحری جہاز "فلاڈیلفیا" (Philadelphia) اپنے فوجی ملاحوں، جہاز کے قائدین اور کپتان سمیت گرفتار کر لیا گیا تھا، جس پر امریکہ مجبور ہوا کہ وہ اپنے گرفتار امریکی دستے کی رہائی کے بدلے گورنر کو رقم ادا کرے، اور الجزائر کے عثمانی گورنر کو بحیرہ روم میں سفر کرنے اور آبنائے جبل الطارق میں داخلے کی اجازت کے عوض جزیہ دے۔ اور انشاء اللہ وہ دور عنقریب لوٹ کر آئے گا، تب امت کو امریکہ اور مغربی ممالک کے ساتھ کٹھ پتلی

حکمرانوں کے معاہدوں کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ اور تب یہودی وجود کی جڑیں اکھاڑ پھینکی جائیں گی اور فلسطین کو اس کی نجاست سے پاک کر دیا جائے گا، اور یہ اللہ کے لیے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔